REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

سالانہ ۲۵ روپیہ ششماہی ۱۳ روپیہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۱ ہجرت ۱۳۳۷ ہش ۲۱ مئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

مری سے آمدہ ۲۰ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا تاحال لاہور میں بیمار ہیں۔ احباب مولوی صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مشرقی بحیرۂ روم میں برطانیہ کے جنگی جہازوں کا اجتماع

یہ اقدام فساد زدہ لبنان سے برطانوی باشندوں کو فوری طور پر نکالنے کیلئے کیا گیا ہے

بیروت ۲۰ مئی۔ ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ کے جنگی جہاز مشرقی بحیرۂ روم میں جمع ہو رہے ہیں۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر فساد زدہ لبنان سے برطانوی باشندوں کو فوری طور پر نکالا جا سکے۔ امریکہ نے بھی اپنے شہریوں کو لبنان سے نکالنے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اور اس مقصد کے پیش نظر چالیس طیاروں کو مغربی جرمنی کے دارالحکومت بون پہنچنے کا حکم دے دیا ہے۔ دریں اثناء آخری اطلاعات کے مطابق لبنان کی سرکاری فوجوں نے شمالی سرحد پر واقع ٹریپولی کے اہم شہر میں صورت حال پر پوری طرح قابو پا لیا ہے۔ اس سے قبل یہاں سرکاری فوجوں اور باغیوں کے درمیان سات گھنٹے تک لڑائی ہوئی تھی جس میں ۱۴ باغی ہلاک اور بہت سے مجروح ہو گئے تھے۔ کل شام کی سرحد کے قریب لبنان کے حفاظتی دستوں نے تین افراد کو ہلاک کر دیا وہ باغیوں کیلئے شام سے اسلحہ لا رہے تھے۔

نوری السعید کی زیر قیادت عرب فیڈریشن کی پہلی کابینہ

اردن کے ابراہیم ہاشم نائب وزیر اعظم مقرر کر دیئے گئے

بغداد ۲۰ مئی۔ اردن اور عراق کی فیڈریشن کی پہلی کابینہ نے کل عہدہ سنبھال لیا۔ عراق کے کہنہ مشق سیاست دان جنرل نوری السعید کابینہ کے سربراہ ہیں۔ اور اردن کے جناب ابراہیم ہاشم کو نائب وزیر اعظم بنایا گیا ہے۔ کابینہ میں عراق کے چار اور اردن کے تین وزراء لئے گئے ہیں۔ وزیر خارجہ کا عہدہ عراق کے ایک سابق وزیر اعظم مسٹر توفیق کو دیا گیا ہے۔ فیڈریشن کا صدر مقام عارضی طور پر بغداد کو بنایا گیا ہے۔ اس کے تحت اردن اور عراق کا دفاع اور خارجہ پالیسی ایک ہو گی اور دونوں ملکوں کا پرچم بھی ایک ہو گا۔

وزیر اعلیٰ کا عزم کراچی

لاہور ۲۰ مئی۔ مسٹر مظفر علی قزلباش وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان آج لاہور سے کراچی جا رہے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ اس مہینہ کے آخر تک لاہور واپس آ جائیں گے

ماسکو کے امریکی سفارتخانے کے ایک افسر کو روس سے نکال دیا گیا

علامہ مشرقی کی مسلم لیگ

خلاف قانون قرار دیدی گئی

لاہور ۲۰ مئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے علامہ عنایت اللہ خان مشرقی کی قائم کردہ پاکستان مسلم لیگ کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ چونکہ اس جماعت نے قانون پر عمل درآمد اور امن و قانون برقرار رکھنے میں مداخلت کی ہے لہٰذا اس جماعت کا وجود امن عامہ کے لئے خطرہ ہے۔

روس سے امریکی سفارتی نمائندے کا اخراج

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک اعلان کے مطابق حکومت روس نے ماسکو

جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے

حضور کی صحت کے لئے صدقہ اور اجتماعی دعا

مکرم عبدالوہاب صاحب فنانشل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

پچھلے دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت متلی اور چکروں کی تکلیف کی وجہ سے جو ناساز ہو گئی تھی۔ اس کی اطلاع ملتے ہی جماعت احمدیہ کراچی نے فوراً ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ نیز التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ علاوہ ازیں صدقہ کی رقوم جمع کر کے گزشتہ جمعہ کے روز بھی صدقہ کے طور پر بکرے ذبح کئے گئے۔ جماعت التزام کے ساتھ دعاؤں میں مشغول ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

احباب کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں بطور یاددہانی عرض ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں اپنے مرکزی سکول کے ان بچوں کو جنہوں نے سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کا امتحان دیا ہے۔ خاص طور پر یاد رکھیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مغربی افریقہ کی حج کے لئے روانگی

۲۱ مئی ۱۹۵۸ء کو پونے دس بجے دن بذریعہ چناب ایکسپریس مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مغربی افریقہ تحریک حج خدام الاحمدیہ کے ماتحت ربوہ سے حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب کرام ماسٹر صاحب کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ربوہ کے سٹیشن پر تشریف لائیں۔ مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۵۸ء

احراریوں کے وارث

قارئین کرام کو علم ہے کہ ہم نے چند دن ہوئے الفضل میں روزنامہ تسنیم کی ایک خود تراشیدہ خبر کہ امام جماعت احمدیہ نے اپنے مریدوں کو ری پبلکن پارٹی کی حمایت کے لئے ہدایت کی ہے کی تردید میں ایک اداریہ سپرد قلم کیا تھا۔ یہ خبر جیسا کہ ہم نے لکھا ہے بالکل بے بنیاد ہے اور دفتر "تسنیم" میں بیٹھ کر گھڑی گئی ہے۔ اور محض اس لئے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کی جائے۔ جیسا کہ ہم نے لکھا تھا کہ یہ اس احراری ذہنیت کا کرشمہ ہے۔ جو مودودی صاحب کی جماعت کو ورثہ میں ملی ہے۔

اس بات کے ثبوت میں کہ یہ خبر سازشی ذہنیت کی مرہون ہے۔ یہ امر ہے کہ اب مودودی صاحب کے ہفتہ وار ترجمان "ایشیا" نے اپنی اشاعت ۱۵/۱۸ مئی ۱۹۵۸ء میں اس خود تراشیدہ خبر کی بنیاد پر ایک طویل القامت اداریہ بھی لکھا ہے۔ مطلب یہ کہ خبر تراش کر پہلے تو تسنیم میں شائع کر دی۔ اور بعد میں اس پر نعیم صدیقی صاحب نے ایشیا میں اپنی اپج اور عام انشاء پردازی کے بل پر فقروں کے کھنڈروں سے شیش محل تیار کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ ایشیا کے ادارہ میں اور تسنیم کے ادارہ میں ملک نصر اللہ خان عزیز "عماد اعظم" کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پہلے "تسنیم" میں خود تراشیدہ خبر شائع کی گئی اور پھر ایشیا میں اس پر ایک اشتعال انگیز اداریہ لکھا گیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگانا کہ یہ سب کچھ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کی غرض سے کیا گیا ہے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اب ایشیا کے اداریہ کے چند فقرے ملاحظہ ہوں تاکہ اس معاندانہ سازش کا پورا چہرہ آپ کی نظروں کے سامنے آ جائے۔ ایشیا لکھتا ہے۔

"ایک ایسا مذہبی پیشوا جو اپنے فرقہ سے باہر کے ہر مسلمان کی تکفیر کرتا پھرے، جس کے متوسلین عقیدہ و مسلک کے لحاظ سے ساری ملت اسلامیہ کی تحقیر کرتے ہیں۔ اور ان سے عام معاشرتی تعلقات تک توڑ چکے ہیں۔ وہی اپنے عقیدت مندوں کو ایک ایسے سیاسی جتھے کا دامن بردار بناتا ہے۔ جو ان کے ناوک تکفیر کے بسملوں پر مشتمل ہے۔ اور جس کے نظریہ اور منشور میں مذہب کو سرے سے کوئی وقعت حاصل نہیں۔ بلکہ لادینی طریق کار پر قائم ہے۔"

(ایشیا ۱۵/۱۸ مئی)

اس "بقامت بہتر بقیمت کہتر" اداریہ میں "نعیم صدیقی" صاحب اصولی بحث بھی فرماتے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"قادیانی گروہ کے پیشوا نے اپنے مریدوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ آنے والے انتخابات میں ری پبلکن پارٹی کا ساتھ دیں۔ یہ ہدایت مذہب و سیاست کی تفریق کے اس فاسد نظریئے کی آئینہ دار ہے۔ جس کے خلاف اسلام بھرپور استدلالی قوت کے ساتھ حملہ آور ہوا اور اس کی دعوت حق نے اس طرز فکر کی نہ صرف ذہنی طور پر چولیں ہلا دیں۔ بلکہ مذہب و سیاست کی جامع تحریک اٹھ کھڑی کی۔ اور پھر وہ نظام عدل و رحمت چلا کر دکھا دیا جس نے جائے نماز کا سرا میدان جہاد کے کنارے سے ہمیشہ کے لئے جوڑ دیا۔ آج یہ امامی اسلام کے نام سے تفریق مذہب و سیاست کے فتنہ دکھن کی علمبرداری ہو رہی ہے۔"

(ایشیا ۱۵/۱۸ مئی)

"جہاد" سے آپ کا مطلب خواہ کچھ اور بھی ہو۔ لیکن "جہاد بالسیف" لازماً ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب تک "جائے نماز کا سرا میدان جہاد سے نہ ملایا جائے۔ اسلام کا "نظام عدل و رحمت" چلایا ہی نہیں جا سکتا۔ اور یہ میدان جہاد (بالسیف) مسلمانوں کو ہمیشہ گرم رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی کیا تھا (نعوذ باللہ)

مستشرقین اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر جو سب سے بڑا الزام لگاتے ہیں۔ جس سے وہ اپنے عوام کو اسلام سے متنفر کرتے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے میں تو طاقت کے مقابلہ میں نعوذ باللہ رواداری کا وعظ کیا۔ لیکن جب مدینہ میں پناہ لے کر طاقت ان کے ہاتھ میں آئی۔ تو تلوار نکال لی پہلے تو پر امن قافلوں اور قبیلوں کو لوٹا اور پھر جب فوجی قوت بڑھ گئی۔ تو ایران اور روم سے الجھ پڑے۔ اور شہنشاہ بن گئے۔ ورنہ اسلام میں کوئی ذاتی خوبی نہیں ہے۔ اس الزام کی تائید آجکل مودودی صاحب نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔

اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر مودودی صاحب کی امت یہ الزام تراشی کیوں کرتی ہے۔ اس لئے کہ مودودی صاحب مرید لینن اور ہٹلر کے نمونہ پر اسلام کے نام سے ملکی اقتدار پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ نیت کو خیر جانے دیجئے اصولاً آپ کا نظریہ یہ ہے۔ کہ صالحین کی ایک پارٹی بنا کر حکومت بزور چھین لی جائے۔ اور پھر اسلام کو نافذ کیا جائے۔ چونکہ آجکل کی دنیا میں فی الحال زور آزمائی نہیں ہو سکتی۔ مجبوراً آپ آئینی طریقوں سے حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ البتہ قابض ہونے کے بعد وہ اپنی جبریہ ذہنیت کا اظہار بخوبی کر سکیں گے۔ مثلاً جو شخص اسلام کی توجیہہ میں آپ سے اختلاف کرے گا۔ اس پر ارتداد کا الزام لگا کر اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ پہلے تو آپ احمدیوں کا (نعوذ باللہ) صفایا کریں گے۔ پھر اہل قرآن کا پھر شیعوں کا پھر اسماعیلیوں کا پھر اہلحدیث کا۔ پھر آپ پاکستان میں اقامت دین فرمائیں گے۔ پھر روس سے اٹامک ہتھیار لے کر امریکہ پر حملہ کریں گے اور امریکہ سے لے کر روس کا تیا پانچا کریں گے ظاہر ہے کہ بھارت اور چین وغیرہ ممالک تو کسی گنتی میں ہی نہیں۔ کشمیر اتو مودودی صاحب پہلے ہی انکشاف کر چکے ہیں۔ کہ تقسیم کے وقت اگر ان کے پاس ۲۰۰ جوان ہوتے تو وہ وادی کشمیر میں گھس جاتے۔ الغرض اس طرح اسلام ساری دنیا پر قائم ہو جائے گا۔ اور جس طرح کائنات اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون کی نافرمانی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح مودودی صاحب کی تحریک کے خوف سے کوئی سانس لینے والا انسان جو روئے زمین پر پایا جائے گا شریعت اسلامیہ کی بھی نافرمانی نہیں کر سکے گا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اشتراکیت اور فاشزم لادینی نظریئے ہو کر تو جبر کریں۔ اور اسلام یونہی بیٹھا ان کا منہ دیکھتا رہے۔ کہتے ہیں کہ مہابھارت کی جنگ کے اختتام پر صرف پانچ پانڈوے دنیا میں زندہ رہ گئے تھے۔ باقی سب مخلوق ختم ہو گئی تھی۔ اور تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے یہ تو سب جانتے ہیں۔ اگر دنیا میں مودودی صاحب اور ان کے پانڈوے ہی صرف باقی رہ جائیں۔ اور وہ مجسم صالحیت کا نمونہ ہوں۔ تو اس میں کسی کا کیا حرج ہے "نظام عدل و رحمت" تو چل جائیگا

آپ کا نظریہ یہ ہے کہ چونکہ اسلام پوری زندگی پر حاوی ہے۔ اور سیاست بھی زندگی کا ایک شعبہ ہے۔ اس لئے سیاست ہی اسلام ہے۔ اور اسلام ہی سیاست ہے۔ اس لئے سیاست میں براہ راست حصہ لئے بغیر کوئی جماعت اسلامی کام نہیں کر سکتی۔ مثلاً اگر کوئی جماعت اس لئے قائم کی جائے۔ کہ ملک میں اسلامی تعلیم پھیلائی جائے تو اسکو پہلے ایک سیاسی پارٹی بنا کر ملک کے اقتدار پر قبضہ کر لینا چاہیئے ورنہ وہ صفر کا کام بھی نہیں کر سکے گی۔ اسی طرح باقی تمام کار خیر کی انجمنوں کو سیاسی پارٹیاں بنا لینی چاہئیں۔ اور سب سے پہلے اسکو ملکی اقتدار پر قابض ہونے کی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی جماعت یہ کام پہلے نہیں کرتی تو اسکی ہوا خیزی ہے، نعیم صدیقی صاحب کو امام جماعت احمدیہ پر یہی غصہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کو سیاسی پارٹی بازی سے الگ رکھ کر کیوں تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ اور مودودی صاحب کی طرح تمام لیڈروں کو فاجر اور فاسق قرار دے کر حکومت پر قابض ہونے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تجدید دین کا صحیح طریق

"صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا صرف کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے جیسے زمانہ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے سکھلانا یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے۔ بلکہ مؤخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے اور دین کا رہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بے شک عمدہ طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے۔ اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک نقطہ استخواں فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ۔ اور فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ۔ اندھا اندھے کو کیا راہ دکھاوے گا اور مجذوم دوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کرے گا۔ تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اول عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ الٰہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں۔ وہ نرے استخواں فروش نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ بکلی مصفا کئے گئے اور بتمام و کمال کھینچے گئے ہیں۔"

(فتح اسلام)

ضروری اعلان

مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم گجراتی مرحوم کے ذمہ اگر کسی احمدی دوست کا کوئی قرضہ واجب الادا ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر نظارت امور عامہ کو اطلاع دی جائے۔ تا بعد ضروری پڑتال کے اس کی ادائیگی کا انتظام کیا جا سکے اس کے بعد عدم ادائیگی قرضہ کی ذمہ داری خود قرضخواہ پر ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

ناصرات الاحمدیہ لاہور کا اہم اجتماع

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۵۸ء بروز اتوار صبح رتن باغ میں ناصرات الاحمدیہ لاہور کا ایک اہم اجتماع ہو رہا ہے۔

لاہور کی تمام احمدی بچیوں (عمر ۷ تا ۱۵ سال) کو اس میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

لاہور کی جملہ احمدی بہنوں کو چاہیئے کہ صبح سات بجے تک اپنی بچیوں کو ضرور رتن باغ میں بھجوا دیں۔ اجتماع میں شمولیت بڑی ضروری اور اہم ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مصلح موعود کا ظہور سنت الٰہیہ و عقل سلیم کے منافی ہے

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

(۱)

اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۶ اپریل ۵۸ء میں اداریہ کے علاوہ جس کا میں جواب دے چکا ہوں ایک مضمون زیر عنوان "مامور مصلح اور مصلح موعود" شائع ہوا ہے جس میں مضمون نگار نے میری جلسہ سالانہ والی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے جو "پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق" کے موضوع پر ہوئی تھی لکھا ہے:۔

"اگر یہ مانا جائے کہ آپ کی وفات کو ابھی چھ سال نہیں گزرے تھے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں پھر ایک مصلح موعود پیدا ہو گیا اور اسکی مصلحیت کی ضرورت لاحق ہو گئی تو اسکے ساتھ یہ تسلیم کرنا بھی لازم آئیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کام ناتمام چھوڑا۔ اور ایک ناکام مصلح ثابت ہوئے لیکن اگر آپ ایک کامیاب مصلح تھے جیسا کہ آپ فی الواقعہ تھے تو پھر جناب میاں صاحب کو مصلح موعود قرار دینا صریحاً عقل سلیم اور سنت الٰہیہ کے منافی ہے۔"

اگر مضمون نگار کا یہ استدلال صحیح ہے تو کیا وہ انبیاء جنکے بعد معاً نبی ظاہر ہوتے رہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذا ھلک نبیٌ خلفہ نبیٌ سے ظاہر ہے وہ اپنا کام ناتمام چھوڑ کر وفات پا جاتے تھے اور ناکام مصلح ہوتے تھے کہ انکے بعد معاً ایک دوسرے نبی کی ضرورت پڑ جاتی تھی۔ نیز یہ بھی تو خیال کیا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ تحریر فرمایا کہ مصلح موعود ۱۸۸۶ء سے "بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائیگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

تو کیا حضرت اقدس کے خیال میں مضمون نگار کی پیش کردہ انوکھی دلیل نہ آئی تھی کہ اگر مصلح موعود کا نو سال کے عرصہ میں پیدا ہونا ضروری ہے تو وہ لازماً آپ کی وفات کے بعد مصلحیت کے مقام پر کھڑا ہوگا۔ اور اس سے بقول مضمون نگار یہ لازم آئیگا کہ نعوذ باللہ آپ اپنے کام کو ناتمام چھوڑ کر وفات پا جائینگے اور ناکام مصلح ثابت ہوں گے۔

اسی طرح جب آپ نے سیدنا محمود کی پیدائش پر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو تفاؤل کے طور پر آپ کو مصلح موعود قرار دیا اور مصلح موعود کے نام آپ کے نام رکھے۔ اور مصلح موعود سے متعلق شعر

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

ذکر کر کے فرمایا:۔

"پس اگر حضرت باری جلشانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اس قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

کیا اس وقت حضرت اقدس کو مضمون نگار کی اس قطعی دلیل کا خیال نہ آیا کہ اس سے تو خود آپ کا ناکام مصلح ہونا ثابت ہوگا۔ بات یہ ہے کہ جب انسان حق کو چھوڑتا اور حق کا مقابلہ کرتا ہے تو اسے ایسی ہی بے بنیاد باتوں اور بے کار دلیلوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

مصلح موعود نام کیوں دیا گیا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد معاً حضرت یوشع کے جانشین ہونے سے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو جو کنعان کی فتح کی بشارتیں دی گئی تھیں۔ بلکہ صاف صاف حضرت موصوف کو وعدہ دیا گیا تھا کہ تو اپنی قوم کو کنعان لے جائیگا اور کنعان کی سرسبز زمین کا انہیں مالک کر دیگا۔ یہ وعدہ حضرت موسیٰ کی زندگی میں پورا نہ ہو سکا اور وہ راہ میں ہی فوت ہو گئے۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ پیشگوئی غلط نکلی جو اب تک توریت میں موجود ہے کیونکہ موسیٰ کی وفات کے بعد موسوی قوت اور موسوی روح اسکے شاگرد یوشع کو عطا ہوئی اور وہ خدا تعالیٰ کے حکم اور اسکے نفخ روح سے موسیٰ ہی ہو کر اور موسوی صورت پکڑ کر وہ کام بجا لایا جو موسیٰ کا کام تھا سو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ موسیٰ ہی تھا۔ کیونکہ اس نے موسیٰ میں ہو کر اور موسیٰ کی میراث میں پوری فنا اختیار کر کے اور خدا تعالیٰ سے موسوی روح پا کر اس کام کو کیا تھا۔"

اسی طرح آپ اپنے متعلق فرماتے ہیں
"جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے۔ وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں داخل ہے اس لئے وہ جزاور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں پس اگر ظلی طور پر وہ بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو۔ تو کچھ حرج نہیں کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے۔ مگر اس ایک میں ہو کر سب موعود ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی روحانی یگانگت کی راہ سے متمم و مکمل ہیں اور ان کو اسکے پھلوں سے شناخت کروگے"

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں :-
"اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔"
(ازالہ اوہام)

پس اگر یوشع بن نون حضرت موسیٰؑ کا خلیفہ ہو کر موسیٰؑ نہیں ہو کر اور آپ کی پیروی میں فنا ہو کر اور خدا تعالےٰ سے موسوی روح پا کر وہ خدا کے نزدیک موسیٰ ہی تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ موعود بیٹا جس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ذکر فرمایا۔ اور پھر حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ نے بھی پیشگوئی فرمائی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشابہ ہوگا اور آپ کا جانشین ہوگا۔ اور اگر وہ بھی آپ کی اتباع اور پیروی میں پوری فنا اختیار کرکے اور مسیح موعود علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر ہو کر جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق پہلے سے بذریعہ الہام یہ خبر دی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ سے مسیحی نفس پا کر مصلح موعود کہلائے یا مثیل مسیح ہو کر موعود بھی کہلائے۔ تو اس میں کوئی دوراز عقل بات نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشاد کے عین مطابق ہے۔ اور وہ

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ ابن مریم یعنی مسیح بھی ہے اور مسیح موعود علیہ السلام کی شاخ ہونے کی وجہ سے موعود بھی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر بذریعہ رویا یہ ظاہر فرمایا کہ آپ ہی مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق ہیں تو رؤیا میں آپ کی زبان پر یہی الفاظ جاری ہوئے۔

"انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ"

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل اور خلیفہ ہونے کی وجہ سے میں مسیح موعود ہوں۔ کیونکہ میں آپ کی شاخ ہوں اور آپ سے جدا نہیں ہوئی اور آپ کے مقاصد کو پورا کرنے والا ہوں۔ اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشاد میں بالوضاحت بیان کی گئی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر مصلح اعظم تھے تو آپ کے خلیفہ کا مصلح ہونا آپ کے لئے کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ اسے وہی شخص سنت الہیہ اور عقل سلیم کے خلاف قرار دے سکتا ہے۔ جسے نہ سنت الٰہیہ کا علم ہے اور نہ اسے سلیم عقل عطا کی گئی ہے۔

اور یہ سوال کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خاص طور پر مصلح موعود کا کیوں خطاب دیا گیا۔ اس کا تفصیلی جواب تو میں کسی دوسرے وقت دونگا۔ لیکن یہاں بطور اشارہ کہہ دیتا ہوں کہ آپ کو اس عظیم الشان فتنہ کے پیش نظر مصلح کہا گیا۔ جو آپ کے عہد خلافت میں ظاہر ہونے والا تھا۔ اور جس کا استیصال بھی آپ کے ہاتھ پر مقدر تھا۔ کیونکہ اس فتنہ کا استیصال وہی کر سکتا تھا۔ جو اللہ تعالےٰ سے روح پاکر کھڑا ہو اور خدا تعالےٰ کا سایہ اسکے سر پر ہو نیز اس لئے بھی آپ کو مصلح موعود کا خطاب دیا گیا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جماعت کی ترقی سے متعلق جو وعدے فرمائے تھے۔ وہ آپ کے ذریعے پورے ہونے تھے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ نے آپ سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ

"میں تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔" تذکرہ ص۱۲۵

اور فرمایا تھا کہ

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا"
(تذکرہ ص۱۹۱)

وہ وعدہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعے پورا ہوا۔ اور دونو میں اس قسم کا اتحاد تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود سے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہی وعدہ دیا اور فرمایا کہ وہ

"زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"
(تذکرہ ص۱۴۹)

پس کسی مامور مصلح کے بعد ایسے مصلح کا آنا جو اپنے مطاع کے کام کا متمم اور مکمل ہو اور اس کی پیروی میں فنا ہو کر مصلح کا لقب پاوے نہ تو سنت الہیہ کے خلاف ہے نہ عقل سلیم کے منافی اور نہ قابل تعجب اور نہ قرآن مجید اور احادیث میں ایسے مصلح کے ظہور کے خلاف کوئی ذکر پایا جاتا ہے لیکن مجددین جن کی نسبت حدیث نبوی میں مذکور ہے کہ وہ سو سال کے بعد صدی کے سر پر آیا کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چودھویں صدی کا مجدد تسلیم کرتے ہوئے منکرین خلافت کا اپنے سابق امیر مولوی محمد علی مرحوم کو مجدد قرار دینا ضرور قابل تعجب ہے۔ ملاحظہ ہو مضمون

"احمدیت کا مجدد محمد علی اعظم"

مندرجہ پیغام صلح ۶ دسمبر ۱۹۵۱ء

(باقی)

بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد کی عظیم الشان سکیم

اور

جماعت احمدیہ کراچی کا قابل تقلید نمونہ

از مکرم چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال

صحیح احساس کی ضرورت

اعلائے کلمۃ اللہ کے ساتھ ساتھ خدائے قدوس کی تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی کو بلند کرنے کے لئے مساجد کا قیام بھی نہایت ضروری ہے۔ نو مسلموں کی تنظیم۔ تعلیم و تربیت اور اشاعت اسلام کے اعتبار سے یہ کام جس قدر اہم اور عظیم الشان ہے۔ اس وقت جماعت میں اس کا صحیح احساس پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے

مامورین توحید الٰہی کے علمبردار ہیں

اللہ تعالےٰ کے مامورین نے دنیا میں آکر سب سے پہلے توحید باری تعالےٰ کا درس دیا۔ اور اپنے اپنے زمانہ میں شرک کا ہر طرح قلع قمع کرنے کی جدوجہد کی یعنی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکمل اور اتم طور پر توحید کو دنیا میں قائم کیا۔ اور شرک جلی کے علاوہ شرک خفی تک کو قطعی طور پر دور فرماتے ہوئے ایک موحدین اور متوکلین کی ایسی جماعت پیدا فرمادی جس نے آنحضورؐ کی نیابت میں اس فریضہ کو سر انجام دیا۔ چونکہ آنحضرت صلعم کا عہد نبوت تا قیامت ہے۔ اس لئے آنحضور کے جانشینوں کے لئے فرمان خداوندی یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً مقرر ہوا کہ وہ خالص عبادت الٰہی کو قائم کرتے رہیں گے۔ اور شرک فی الذات یا شرک فی الصفات کا قلع قمع کرتے رہیں گے

بدر کاملؑ سے منور ہونیوالی جماعت

انبیاء سابقہ کی پیشگوئیوں کے مطابق عین چودھویں صدی میں اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب سراج منیرؐ کے نور کو پھر ایک بدر کاملؑ کے اندر منعکس فرمایا تاوہ دنیا کو اس نور سے منور کرے اور اسکے دین کی اشاعت اکناف عالم میں کرے۔ اس نے مبعوث ہونے کے بعد مختلف مقامات کی سعید ارواح کو منور کرتے ہوئے ایک فعال جماعت قائم فرما کر اس کے سپرد مفصلہ ذیل کام کئے

ا۔ ہمیشہ اسلام کی توحید حقہ کو دنیا میں قائم کرتے رہنا

اا۔ شرک سے خود بچنا اور مشرک مذاہب کی تردید کرتے رہنا

ااا۔ خالص عبادت الٰہی کا عملی نمونہ بنا

متبعین کی ڈیوٹی اور اسکے نتائج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے متبعین کے فرائض کا الہام الٰہی میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا

خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس (تذکرہ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

یعنی اے مسیح موعودؑ اور اس کی ذریت توحید کو ہمیشہ قائم رکھیو جس کے نتیجہ میں جہاں یہ الہام الٰہی پورا ہوگا "کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" وہاں انشاء اللہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگی "کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

یدخلون فی دین اللہ کا نظارہ اور نومسلمین کی تربیت کا قبل از وقت انتظام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "حسن و احسان میں نظیر" نے آفاق عالم میں اپنے مبلغین و مجاہدین پھیلا رکھے ہیں تا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں ایسی برکت رکھ دے کہ دنیا کے مختلف حصص میں بسنے والی سعید روحیں جو حق کی پیاسی ہیں فوج در فوج اسلام میں داخل ہونی شروع ہو جائیں۔ نیز ممالک بیرون میں اسلام کے امتیازی نشان یعنی تعمیر مساجد کی طرف توجہ مبذول فرما کر آئندہ جوق در جوق آنے والے نومسلمین کی تربیت کا سامان ابھی سے مہیا فرمانا شروع کر دیا ہے۔

قیام مساجد کی برکات

مساجد کا قیام مفصلہ ذیل مفید نتائج بفضلہ تعالیٰ پیدا کرے گا:۔

(۱) یہ اسلام کا امتیازی نشان تصویری زبان میں غیر مسلموں کو اپنی طرف آنے کی دعوت دیتا رہے گا۔

(۲) دن میں پانچ وقت نعرۂ تکبیر و نعرہ توحید بلند کرتا رہے گا اور شرک کا قلع قمع کرنے کی طرف توجہ دلاتا رہے گا۔

(۳) نومسلمین کی تعلیم و تربیت۔ درس تدریس، اجتماعات اور تنظیم کا بہترین ذریعہ بنتا رہے گا۔

(۴) ذکر الٰہی تسبیح و تحمید باری تعالیٰ کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ملائکہ کے نزول کا ذریعہ ہوگا۔

(۵) صحبت صالحین کے حصول اور مومنین کی دعاؤں کی قبولیت اور ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ بنتا رہے گا۔

(۶) اپنے اپنے ممالک کے لئے یہ مساجد مقامی مراکز کا کام دیں گی اور آئندہ جماعت کو انتشار کے خطرات سے محفوظ رکھیں گی۔

جنت کے محلات کا وارث

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر مسجد تعمیر کروائی۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیک بندے کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ سہولت بہم پہنچائی اور آسان سکیم تجویز فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر ہماری جماعت اس سکیم
پر پورے زور سے عملدرآمد
شروع کر دے تو خدا تعالیٰ
اس دنیا میں بھی ہمارے گھر
بڑھانے شروع کر دے گا۔"

نیز اس ارشاد کی تعمیل کرنے والے افراد جماعت جبکہ وہ زاد تقویٰ سے مزین ہو کر اپنی مستقل رہائش گاہ کی طرف کوچ کریں گے تو ان کے پہنچنے سے قبل ہی ان کے محلات تیار ملیں گے۔

صنف نازک کی سبقت اور قابل تقلید مثال

ہماری بہنیں "فاستبقوا الخیرات" پر عملدرآمد کرتی ہوئیں اپنے بھائیوں پر سبقت لے گئی ہیں اور انہوں نے تثلیث کے "مراکز انگلینڈ و ہالینڈ" میں مساجد تعمیر کروا دی ہیں اپنی مالی قربانی کا عملی نمونہ پیش کرکے اپنے بھائیوں کے لئے قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے۔ مجبر احباب کے جذبہ غیرت کے لئے یہ ایک کھلا ہوا چیلنج بھی ہے۔

تعمیر مساجد کا لائحہ عمل اور اراکین کے فرائض

مالی سال ۵۸-۵۷ء ختم ہو کر نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے اراکین جماعت کو چاہیئے کہ گذشتہ سال کا جائزہ لے کر وصولی کا یکمشت یا بذریعہ اقساط انتظام فرمائیں اور سال نو کی وصولی ساتھ ساتھ کرتے جائیں۔ اگر احباب نے اس سکیم پر مستعدی اور عزم بالجزم سے عملدرآمد شروع فرما دیا تو بغیر کسی خاص زحمت کے ایک خاص رقم ہر سال جمع ہو سکتی ہے۔

آسان لائحہ عمل ارشاد فرمودہ حضرت اقدس حسب ذیل ہے:۔

۱۔ بڑے تاجر

ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا نفع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ یا ہزار روپیہ۔

۲۔ چھوٹے تاجر

ہر ہفتہ کے پہلے دن کے سودے کا منافع دیں۔

۳۔ ملازمین

(i) ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس کی پہلی ترقی مساجد تعمیر کے لئے دیں۔

(ii) جو دوست پہلی دفعہ ملازم ہوں وہ پہلی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ دیں۔

(iii) جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۱۲ حصہ دیں۔

۴۔ وکلاء، ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان

(i) گذشتہ سال کی آمدنی پر جو زیادتی ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ دیں۔

(ii) ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی دیں۔

۵۔ صناع

ہر ماہ کی پہلی تاریخ جو مزدوری ہو اس کا ۱/۲ حصہ دیں۔

۶۔ زمیندار

دس ایکڑ سے زیادہ زمین والے ۲ آنے فی ایکڑ دیں۔
دس ایکڑ سے کم زمین والے ایک آنہ فی ایکڑ دیں۔

۷۔ مزارع

(i) دس ایکڑ سے زیادہ مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ دیں۔

(ii) ۱۰ ایکڑ سے کم مزارعت والے دو پیسہ فی ایکڑ دیں۔

۸۔ کنٹریکٹر

ہر سال کے ٹھیکوں میں جو منافع ہو اس کا ایک فیصدی دیں۔

۹۔ مختلف تقاریب خوشی

مثلاً نکاح، شادی۔ بچے کی پیدائش مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ پر حسب توفیق کچھ نہ کچھ اس مد میں ادائیگی کیا کریں۔

یہ سکیم مشاورت ۱۹۵۲ء میں حضور نے منظور فرمائی تھی اور مختلف نمائندگان نے اپنی اپنی کلاس کے احباب کی طرف سے اسے عملی جامہ پہنانے کا پختہ وعدہ باری باری کھڑے ہو کر کیا تھا۔ لہٰذا نمائندگان و اراکین حضرات کا فرض ہے کہ ایفاء وعدہ کا عملی ثبوت دیں۔

جماعت احمدیہ کراچی کا قابل تقلید نمونہ

جماعت احمدیہ کراچی بفضلہ تعالیٰ نہایت مخلصین کا مجموعہ ہے۔ جہاں امور دینیہ کی انجام دہی کے لئے اپنے نوجوان ہمت مخلص اور اعلیٰ منتظم امیر صاحب کی قیادت میں اراکین حضرات کی ایک فعال جماعت قلبی بشاشت کے ساتھ تیار رہتی ہے۔ اس جماعت کے مرکزی سیکرٹری تحریک جدید چوہدری عبدالحق صاحب ورک ہیں۔ جنہوں نے اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عزم بالجزم سے کام شروع کر دیا ہے۔ ان کی چند دن کی سعی کے نتیجہ میں بارہ صد سے زائد رقم جمع ہو چکی ہے۔ ان کی تحریک کے نتیجہ میں

(۱) تاجر صاحبان اپنے اپنے بازار ہفتہ وار منافع مسجد فنڈ میں پیش کر رہے ہیں۔

(۲) ملازمین حضرات اپنی اپنی سال گذشتہ کی ترقی یکمشت یا بذریعہ اقساط ادا کرنے کے وعدہ جات کر رہے ہیں

(۳) حلقہ جات میں اس سکیم کی وصولی منظم طور پر کرنے کے لئے مختلف سرکلر و تحریکات بھجوا رہے ہیں۔

(۴) ایسے اعداد و شمار کی فہرستیں تیار کروا رہے ہیں جس سے مرکزی طور پر وہ اس سکیم کی پوری نگرانی کر سکیں

(۵) سکیم کو نشر و اشاعت کروا کے احباب میں تقسیم کرتے ہوئے صحیح احساس پیدا کرنے کی سعی فرما رہے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ جماعت مخلصین تمام پاکستانی جماعتوں پر انفاق فی سبیل اللہ میں سبقت لے جا چکی ہے اور بعض حالتوں میں پاکستان کی تمام جماعتوں کے مجموعی چندہ کے بالمقابل اس کا حصہ ۱/۵ سے ۱/۴ یا ۱/۳ تک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں مزید برکت دے اور اپنے سبقت لے جانے والے معیار اور مخلصانہ روایات کو قائم رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دوسرے اراکین فائدہ اٹھائیں

دوسری تمام احمدی جماعتوں کو بھی جماعت کراچی کے قابل تقلید نمونہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور حضور کے ارشادات کو عملی جامہ پہنا کر ترقیات کی طرف قدم اٹھانا چاہیئے۔ تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکناف عالم کی تمام روحیں جمع ہو کر توحید الٰہی کے گیت گائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

ربوہ روئنگ کلب

ربوہ میں گذشتہ کئی سالوں سے روئنگ کلب جاری ہے تاکہ خدام دوسری کھیلوں کے علاوہ اس میں پورے شوق کے ساتھ حصہ لے سکیں۔ اس میں ورزش کے علاوہ تفریح کا پہلو بھی نمایاں ہے۔ دریا کی کھلی اور تازہ ہوا۔ اس کے پیش نظر خدام کے لئے ماہوار چندہ کی شرح بالکل معمولی مقرر کی گئی ہے۔ خدام سے پر زور اپیل ہے کہ وہ کثرت سے اس کے ممبر بنیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ چندہ کی شرح یہ ہے ماہوار صرف ۴/ کارڈ مع داخلہ ۸/

مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مسجد کی صفائی اور بدبودار اشیاء سے پرہیز

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلام میں مسجد یعنی خانۂ خدا کو پاک اور صاف ستھرا رکھنے کا حکم ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام دونو کو حکم دیا گیا تھا۔ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (بقرہ ع ۱۵) کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھیں۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ یعنی کچا پیاز اور لہسن اور گندنا کھا کر مسجد میں مت آؤ۔ کیونکہ اس سے نہ صرف بندوں کو ایذا پہنچتی ہے بلکہ ملائکہ کو بھی ایذا پہنچتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقہ اور تمباکو سے بھی بدبو اور لغو فعل ہونے کی وجہ سے منع فرمایا ہے۔ حقہ کی بدبو زیادہ تیز اور پیاز سے بدتر ہے۔ کیونکہ اس کی بدبو سے بعض طبائع میں متلی پیدا ہوتی ہے۔ اور پیاز سے متلی دور ہوتی ہے۔ اسی طرح بدبودار دوائیاں جیسے آیوڈوفارم ہے (فقہ احمدیہ صـ۲۷ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر حقہ اور تمباکو آنحضرت کے زمانہ میں ہوتے تو حضورؐ ضرور منع فرماتے۔ بہرحال نمازی کے لئے بدبودار اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔

بعض لوگ مسجد میں حقہ اور سگریٹ استعمال کر کے آتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ پھوڑے پھنسیوں کے ساتھ آجاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لیں اور علاج کے بعد اور تکلیف کی صورت کو دور کر کے مسجد میں تشریف لائیں۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک بڑھیا مسجد نبوی میں آتی تھی اس کے زخموں کی بدبو کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا کہ اے اللہ کی بندی تو اپنے گھر میں بیٹھ اور اللہ کے بندوں کو ایذا نہ پہنچا۔ چنانچہ وہ پھر مسجد میں نہ آئی۔ حضرت عمرؓ کی وفات پر کسی نے اُسے کہا کہ تجھے روکنے والا مر گیا اب مسجد میں آجا۔ تو بڑھیا نے جواب دیا کہ میں ایسی نہیں ہوں کہ اس کی زندگی میں اطاعت کروں اور اس کے مرنے کے بعد اس کی اطاعت چھوڑ دوں۔ (فقہ احمدیہ صـ۲۷ حاشیہ)

قرآن کریم نے فی الجملہ صفائی اور پاکیزگی کا حکم صادر فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (بقرہ ع ۲۸) کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک و صاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے

کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ طَاهِرٌ يُحِبُّ الطُّهُوْرَ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پاک ہے اور وہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ پس نماز جو مومن کے لئے معراج ہے اس کے لئے مسجد میں ایسی صورت میں آنا چاہیئے کہ جس سے احباب اور فرشتے تکلیف نہ اٹھائیں۔ بلکہ بدبودار اشیاء سے منزہ اور صاف اور ستھرے ہونے کی صورت میں مسجد میں آنا چاہیئے*

چندہ کھلیانوں سے وصول کیا جائے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فصل ربیع برداشت ہو کر کھلیانوں میں پہنچ چکی ہے سیکرٹریان مال و دیگر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ براہ مہربانی اس فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے وصول کرنے کا انتظام فرماویں۔ چونکہ غلہ کھلیانوں سے جلد اٹھا لیا جایا کرتا ہے لہٰذا وصولی چندہ کا کام بھی خاص سرعت کیساتھ کیا جانا چاہیئے۔ گذشتہ سال مجلس شوریٰ کی بجٹ کمیٹی کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے ہی وصول کیا جائے۔ چندہ جو بصورت غلہ وصول ہو سلسلہ کی امانت سمجھتے ہوئے اسکی خاص حفاظت کیجائے اور مروجہ نرخوں پر فروخت کر کے کل رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دی جائے۔ والسلام

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

انیس ۱۹ ساله سابقون الاولون کی پہلی کتاب

فرمایا!

۱۔ چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری والی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کی قربانی کی یادگار قائم رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائیگا۔ ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔

۲۔ اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے۔ کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے ان کی فہرستیں بنا دی جاویں۔

۳۔ اول وہ جنہوں نے ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیا۔

۴۔ دوسرے وہ جنہوں نے قاعدہ کے مطابق چندہ دیا۔

۵۔ قاعدہ یہ کہ پہلے تین سال میں تو ہر سال بڑھ کر دیا ہو۔ اور چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دے کر پھر اس کے بعد دسویں سال تک ہر سال اضافہ سے دیا ہو۔ اور پھر گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دیکر پھر انیسویں سال تک اضافہ کرتا گیا ہو۔ اور یہ بھی قاعدہ تھا۔ کہ گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دے۔ اور بارھویں سال میں آٹھویں سال کے برابر اور تیرھویں میں ساتویں سال کے برابر دے اور علیٰ ہٰذا القیاس انیسویں سال میں پہلے سال کے برابر دے۔ ان قواعد کے مطابق جن کی آمد داخل ہوتی ہوگی۔ ان کے نام دوسری فہرست میں آئیں گے۔

۶۔ جو احباب ان قواعد کی بھی پابندی نہ کر سکے ہوں گے۔ مگر انہوں نے پہلے زیادہ دیا ہو اور بعد میں بہت زیادہ کمی کرنے پر مجبور ہو گئے ہوں۔ لیکن انہوں نے پانچ روپیہ سے شروع کر کے اضافہ کیا ہو۔ ان کی تیسری فہرست ہو گی۔ پس انیس سالہ سابقون الاولون کی کتاب میں تین قسم کی فہرستیں شائع ہوں گی

۷۔ اگر اب کسی نے اپنے حساب میں اضافہ کر کے دینا ہو۔ تو وہ مہینوں تک ادا کر دیں۔ اور جو احباب بقایا دار ہیں۔ ان کو ان کے بقایا کی آخری یاد دہانی ارسال ہو چکی ہے وہ بھی اس میعاد کے اندر اگر بقایا ادا کر دیں گے۔ تو ان کے نام بھی فہرست میں آ سکیں گے۔ ورنہ افسوس کے ساتھ ان کے نام حذف کر دئے جاویں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق بخشے کہ وہ بھی اپنا بقایا ادا کر کے اس جہاد میں شامل رہیں۔

(برکت علی خاں سابق وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں انکے لئے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مکمل شفاء عطا فرمائے آمین حبیب اختر شرما

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور اب حالت خراب ہے احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خدا بخش م مصری شاہ لاہور)

(۳) میری لڑکی نسیم اختر بعمر ۱۸/۱۹ سال بعارضہ بخار، کھانسی، اسہال دو ماہ سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(غلام رسول کالحہ گرڑھی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بٹریہ شہر)

نیز بندہ کی اہلیہ صاحبہ دیر سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کے کان کا اپریشن ہونیوالا ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) میرے چھوٹے بھائی عزیزم سمیع اللہ کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے احباب سے اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (صفی اللہ صادق دار الرحمت وسطی)

(۵) میری ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب ڈنگوی گونیاز آباد ربوہ کچھ دنوں سے جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد ابراہیم خاں محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

چیچک اور حفظِ ماتقدم

یہ ایک سخت متعدی بیماری ہے جس کا سبب وائرس ہے۔ اس مناسبت سے اس کو "دیہاتی ازلا" بھی کہتے ہیں۔ اس کا زمانۂ حضانت (INCUBATION PERIOD) ۱۲ دن ہیں

تیسرے دن سرخ دھبے نمودار ہوتے ہیں جو پہلے دانوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دانوں میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے اور آخر میں پیپ دار ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر خشک ہو کر کھرنڈ بنا تے ہیں اور جب کھرنڈ گر جاتے ہیں تو جلد پر نشانات باقی رہ جاتے ہیں عمومی علامات بھی نمایاں ہوتی ہیں مثلاً شدید بخار وغیرہ

یہ مرض دنیا کے ہر گوشے میں پایا جاتا ہے اور ایک نامعلوم زمانہ سے لوگ اس کو جانتے ہیں۔ اس مرض کے علاج میں ناواقف اور ضعیف الاعتقاد لوگ اب تک جھاڑ پھونک، جادو، ٹوٹکا، ڈورہ ڈنکے کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہ زمانۂ جاہلیت کی باتیں ہیں جو دور دراز علاقوں میں اب تک دیکھنے میں آتی ہیں اور یہی باتیں اس مرض کی قدامت کا واضح ثبوت ہیں! طب اور ویدک کی پرانی سے پرانی کتابوں میں اس مرض کا تذکرہ موجود ہے۔ چیچک کو سیتلا اور ماتا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مرض فروری، مارچ اور اپریل کے مہینوں میں بہت پھیلتا ہے اسی وجہ سے اس مکان کے رہنے والوں کو جس میں چیچک کا مریض ہو۔ ہر وقت چھوت کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض کے رومال، تولیہ، کپڑے، بستر بچوں کے کھلونے اور دوسری چیزیں مثلاً کھانے پینے کے برتن وغیرہ سے اس مرض کے پھیلنے کا احتمال رہتا ہے اس مرض کی سمیت ہر وقت مریض کے سانس، ناک کی رطوبت، تھوک، پاخانہ اور پیشاب وغیرہ کے ذریعے سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ شروع میں یہ بیماری دوسروں کو نہیں لگتی۔ مگر یہ خیال غلط ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ آخر میں یہ بیماری بہت زیادہ چھوت رکھتی ہے خاص کر اس وقت جب کہ مریض کے بدن سے کھرنڈ اترنے لگتے ہیں۔ اور تمام جلد پر سے بھوسی اڑنے لگتی ہے اس وقت یہ مرض دوسروں کو بہت جلد لگ جاتا ہے۔ کیونکہ اس مرض کی چھوت بھوسی کے ساتھ ہوا میں اڑنے لگتی ہے اور دوسروں کے سانس کے ساتھ . . . .

- - - - - - - - اندر پہنچ جاتی ہے مکھیاں بھی اس مرض کی چھوت کو مریض کے اوپر یا اس کے تھوک وغیرہ کے اوپر بیٹھ کر پھیلا سکتی ہیں۔

(۱) ویکسی نیشن۔ چیچک سے حفاظت کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے کہ چیچک کا ٹیکہ کرایا جائے۔ یہ کامیاب ٹیکہ ڈاکٹر ایڈورڈ جینر (DR EDWARD JENER) کی بہترین کوششوں کا نتیجہ ہے اور دنیا پر ایک عظیم احسان ہے۔ یہ ٹیکہ سنہ ۱۷۹۶ء میں دریافت کیا گیا۔

تین چار مہینے کی عمر میں بچے کو ٹیکہ کرا دینا چاہیئے۔ اگر بچہ بیمار ہے یا گھر میں کسی کو خسرہ یا کوئی چھوت کی بیماری ہو رہی ہے۔ تو ٹیکہ میں تاخیر کر دیں۔ اگر چیچک کی بیماری پھیل رہی ہے۔ تو بچہ کے ٹیکہ ضرور کرا دینا چاہیئے۔ ٹیکہ کرانے سے چیچک کے خلاف جسم میں جو قوتِ حفاظت پیدا ہوتی ہے وہ ضروری نہیں کہ مستقل اور دائمی ہو اس لئے اس بیماری سے محفوظ رہنے کے لئے عمر بھر میں تین بار ٹیکہ کرانا چاہیئے۔ ایک بار بچپن میں دوسری بار دس بارہ سال کی عمر میں اور تیسری مرتبہ جوانی میں۔ یاد رکھنا چاہیئے جن کو چیچک کا ٹیکہ نہیں ہوتا پچاس فی صدی مرض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہیں اور جن کو ٹیکہ کرایا جاتا ہے وہ صرف دو سے سات فی صدی تک مرتے ہیں۔

کامیاب ٹیکہ کی علامتیں

اگر ٹیکہ کامیاب لگے تو تیسرے روز ٹیکہ کے مقام پر کسی قدر سرخ دانے ابھر آتے ہیں اور چوتھے روز ان میں چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں پانچویں روز ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے۔ چھٹے روز دانوں میں شفاف رطوبت بھر کر ان کی نوکیں دب جاتی ہیں اور ہر ایک دانے کے گرد ایک سرخ سا حلقہ پیدا ہو جاتا ہے اب بخار بھی تیز ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دست آنے لگتے ہیں۔ بارھویں سے پندرھویں روز تک دانے خشک ہو کر مرجھا جاتے ہیں اور ان پر خاکستری رنگ کے کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ جو تھوڑے دنوں بعد خود بخود اتر جاتے ہیں۔ اور وہاں پر ہمیشہ کے لئے داغ . . رہ

مکرر ٹیکا لگانا

دوبارہ ٹیکہ کرنے میں بھی اسی قسم کی مقامی اور مزاجی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ کبھی اس کا دور جلد ختم ہو جاتا ہے یعنی پھنسیاں ابتدائی حالت میں ختم ہو جاتی ہیں بعض اوقات ان پر خفیف خارش ہوتی ہے اور بغل کی گلٹیاں سوج جاتی ہیں۔ اگر دوبارہ ٹیکہ کرنے کا کوئی بھی اثر ظاہر نہ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ پہلے ٹیکہ کا اثر جسم میں موجود ہے۔

ناکامیاب ٹیکہ کی علامتیں

جب خراب ٹیکہ لگتا ہے تو اس میں کامیاب ٹیکہ کی مذکورہ بالا علامتیں پیدا نہیں ہوتیں بلکہ دانے وقت مقررہ سے آگے پیچھے نکلتے ہیں اور بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ ان کی نوکیں ابھری ہوئی نہیں ہوتیں۔ ٹیکہ کے مقام پر خارش ہوتی ہے یا سرخ سرخ ڈورے پیدا ہو جاتے ہیں جو ٹیکہ لگانے کے قریباً ایک ہفتہ بعد پیدا ہوا کرتے ہیں۔ کبھی پھوڑا سے نکل آتے ہیں اور کبھی خراب لمف کے استعمال سے نا صاف طریقہ پر ٹیکہ لگانے سے سرخ باد (اری سپلس) یا ورم مخملی (سیلولائٹس) وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے اور کزاز (ٹٹے نس) بھی ہو سکتا ہے۔ ایسی صورتوں میں آرام ہو جانے کے بعد دوبارہ ٹیکہ کرانے کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔

ایسی حالت میں جبکہ کسی کے گھر میں چیچک کا مریض ہو۔ اس وقت گھر کے تمام بچے۔ بوڑھے۔ مرد اور عورت کو ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے۔ تاکہ سب اس مرض سے محفوظ رہیں اور ڈنگ وغیرہ میں اگر کسی کو چیچک نکل آئے تو سب لڑکوں کو ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ یہ قاعدہ ہونا چاہیئے کہ کوئی لڑکا جس کے ٹیکہ کا نشان نہ ہو اسکول میں داخل نہ کیا جائے۔ مرض کو روکنے کے واسطے اور دوسروں کی تندرستی کا خیال رکھتے ہوئے یہ بہت ضروری ہے کہ مریض کو علیحدہ رکھا جائے۔ کمرے کے دروازے پر پردے وغیرہ چھوڑنا چاہیئے تاکہ مکھی وغیرہ اندر داخل نہ ہونے پائے۔ مریض کے پیشاب پاخانہ کو حسب ہدایات جلا دینا چاہیئے۔ چیچک کے مریض کو غسل صحت کے بعد آٹھ دن تک لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہی وقت ہے کہ تمام جسم سے بھوسی اڑتی رہتی ہے اور دوسروں کو اس مرض میں مبتلا ہونے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے۔ بے لڑکے کو جس کے چیچک نکلی ہو اچھا ہو جانے کے بعد پندرہ دن تک مکتب میں جانے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ مریض کو اچھا ہو جانے پر صابن اور گرم پانی سے غسل دینا چاہیئے اور اس کو اپنے بدن پر تیل یا ویسلین ملتے رہنا چاہیئے تاکہ اس مرض کی سمیت ہوا میں نہ پھیلنے پائے مریض کے کپڑے اور بستر وغیرہ جلا دینا چاہیئے یا ان کو پاک و صاف کر ڈالنا چاہیئے۔ مریض کے کمرے کو خوب کسی کوشش سے پاک و صاف کرنے کے بعد سفیدی کرا دینی چاہیئے۔

علاج

مرض کے واقع ہو جانے کے بعد کوئی علاج اس کی مدت اور نتائج میں نمایاں طور سے اثر انداز نہیں ہوتا۔ لہٰذا علاج میں عوارضات کے تدارک پر زور رہتا ہے اور ہر طرح یہ کوشش کی جاتی ہے کہ انجام مرض بخیر ہو اور کوئی خطرناک صورت نمودار نہ ہونے پائے۔ چیچک کے حملے میں عضلات قلب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے قلب کی حفاظت اور تقویت کا خاص طور پر خیال رکھا جائے اس قسم کے متعدی اور وبائی امراض میں مروارید کا استعمال قدیم طریق علاج ہے اور مشہور خاص و عام ہے اور مروارید یا اس کے مرکبات مفرح اور مقوی قلب ہیں۔ درج ذیل نسخے بہت مفید ہیں۔ ان کی خوراک کی مقدار جوان آدمی کی ہے۔ لہٰذا اوزان مریض کی عمر کے مطابق کم و بیش کر لینے چاہئیں۔

(۱) خمیرہ مروارید ۳ ماشے۔ ہمراہ عرق عنبر ۲ تولے۔ شربت عناب ۲ تولے (صبح دوپہر شام)

(۲) جواہر مہرہ ۲ چاول دو مفرح شیخ الرئیس ۳ ماشے ہمراہ عرق نیلوفر ۳ تولے عرق بید مشک ۳ تولے شربت عناب ۲ تولے۔ (صبح۔ دوپہر۔ شام)

(۳) مفرح بارد ۲ ماشے ہمراہ عرق مصفی خون ۶ تولے۔ شربت عناب دو تولے (صبح دوپہر شام)

(۴) زہر مہرہ خطائی مروارید ناسفتہ یاقوت سرخ رب السوس۔ دانہ الائچی سفید کہربا شمعی (ہموزن) مقدار خوراک ۱/۲ - ۴ رتی

(۵) عناب ۵ دانے۔ مویز منقی ۹ دانہ انجیر زرد ۳ عدد خاکسی ۷ ماشے قند سفید ۲ تولے (جوشاندہ) صبح و شام۔

(اخبار الطب کراچی)

سپریم کورٹ میں ملک فیروز خاں نون کی درخواست

مسٹر جسٹس شبیر احمد کے فیصلہ میں بعض ریمارکس حذف کرنیکی استدعا

لاہور ۲۰ مئی۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے کل صبح حکم دیا کہ وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون کی طرف سے گرانی کیس سے متعلقہ ہائیکورٹ کے فیصلہ کے بعض حصے حذف کرنے کے لئے جو درخواست دائر کی گئی ہے اس کی سماعت ڈھاکہ میں ہو گی۔ فاضل چیف جسٹس نے اس درخواست کی سماعت کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی۔ تاہم خیال ہے کہ ڈھاکہ میں اس کی سماعت آئندہ ہفتہ میں ہو گی

وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے سپریم کورٹ میں مسٹر منظور قادر کی وساطت سے اس مضمون کی درخواست دائر کی ہے کہ انہیں میاں مشتاق احمد گورمانی کے استغاثہ برائے ازالہ حیثیت عرفی کے سلسلہ میں ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس شبیر احمد کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ فاضل جج نے اس فیصلہ میں درخواست دہندہ کے بارے میں بعض ایسے ریمارکس لکھے ہیں جو حذف نہ کئے گئے تو درخواست دہندہ کی شہرت کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے۔

مسٹر منظور قادر نے وزیر اعظم کی طرف سے یہ درخواست آج صبح پاکستان کے فاضل چیف جسٹس مسٹر محمد منیر کے چیمبر میں پیش کی فاضل چیف جسٹس نے اپنے حکم میں لکھا ہے کہ ہائی کورٹ کو حکم دیا جائے کہ درخواست دہندہ کی استدعا کے مطابق کسی شخص کو یا کسی سرکاری یا غیر سرکاری رسالہ یا اخبار کو مسٹر جسٹس شبیر احمد کے فیصلہ کی ایسی مصدقہ نقل نہ دی جائے جس میں درخواست دہندہ سے متعلقہ ریمارکس پر مشتمل حصے شامل ہیں۔

انگلستان سے قلاش پاکستانیوں کو واپس لانے کے لئے اقدامات

کراچی ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان برطانوی حکومت سے مل کر ایسے طریقے اختیار کرنے والی ہے جن کے تحت وہ پاکستانی باشندے جو برطانیہ میں مفلسی اور فلاکت میں وقت گذار رہے ہیں پاکستان واپس لائے جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کے علاوہ حکومت پاکستان ایسی مؤثر تدابیر اختیار کرنے کی تیاری کر رہی ہے جن کے مطابق پاکستانی باشندوں کی برطانیہ کے لئے روانگی پر پابندیاں عاید کی جا سکیں۔ یہ اقدامات اس وجہ سے ضروری ہو گئے ہیں کہ برطانیہ سے مسلسل اس مطلب کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جو پاکستانی باشندے وہاں مقیم ہیں ان میں سے اکثر بے روزگاری کی وجہ سے نہایت مفلسی کی حالت میں وقت گذار رہے ہیں۔

افزائش نسل کے لئے مویشیوں کی فروخت

لاہور ۲۰ مئی۔ مغربی پاکستان میں مویشیوں کی افزائش نسل کے پیش نظر ۱۹۵۸ء کے دوران میں منٹگمری۔ قادر آباد اور بہادر نگر کے گورنمنٹ بریڈنگ فارموں میں اعلیٰ نسل کی ۲۲ گائیں ۳۴ بھینسیں اور ۶ بھینسے افزائش نسل کا کام کرنے والوں کے ہاتھ فروخت کئے گئے۔

مشرقی پاکستان میں وباؤں سے انیس ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں

ڈھاکہ ۲۰ مئی۔ وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمن خاں نے بتایا ہے کہ اس سال مئی کے دوسرے ہفتے کے اختتام تک صوبے میں چیچک اور ہیضے کی وباؤں سے ۱۹ ہزار ایک سو اکسٹھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

مسٹر عطاء الرحمن خاں نے کل شام یہاں اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کے دوران یہ اعداد و شمار بتائے۔ آپ نے کہا کہ اس سال مئی کے دوسرے ہفتے تک تیس ہزار آٹھ سو ستانوے افراد چیچک کے موذی مرض میں مبتلا ہوئے۔ جن میں سے تیرہ ہزار تین سو سولہ ہلاک ہو گئے۔ اس عرصہ کے دوران میں آٹھ ہزار نو سو بارہ اشخاص پر ہیضے نے حملہ کیا جن میں سے پانچ ہزار آٹھ سو پینتالیس بچ نہ سکے۔

”امریکہ سے فوجی اور اقتصادی امداد کی بات چیت تسلی بخش رہی“

وزیر خزانہ سید امجد علی کا بیان!

کراچی ۲۱ مئی۔ وزیر خزانہ سید امجد علی نے کہا ہے کہ پاکستان کے لئے امریکہ کی فوجی اور اقتصادی امداد کے متعلق واشنگٹن میں امریکی حکام سے میری حالیہ بات چیت تسلی بخش رہی ہے۔ سید امجد علی امریکہ، برطانیہ اور یورپ کے بعض ملکوں کے ایک ماہ کے دورے کے بعد کل ہی واپس کراچی پہنچے تھے۔

وزیر خزانہ نے کل اپنی قیام گاہ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ نے پاکستان میں کیمیاوی کھاد کے دو کارخانوں کے لئے ایک کروڑ ڈالر کا جو قرض دینے کی پیشکش کی تھی میں نے اسکے حصول کے انتظامات کے متعلق بات چیت مکمل کر لی ہے۔ مزید برآں میں نے انسداد سیم اور تھور کے منصوبوں کو نافلی پراجیکٹ اور مغربی پاکستان کی ٹرانسمشن لائن سکیم کیلئے مزید قرضے حاصل کرنے کے سوال پر امریکہ کے ترقیاتی قرضوں کے بنک سے بھی بات چیت کی ہے لیکن ابھی یہ بات چیت فیصلہ کن مرحلہ پر نہیں پہنچی ہے۔ آپ نے یہ نہیں بتایا۔ کہ ترقیاتی قرضوں کے بنک سے پاکستان کو کتنی رقم ملے گی۔

سید امجد علی نے مزید کہا کہ میں نے لندن میں برطانوی وزیر خزانہ سے بھی بات چیت کی ہے اور ان سے آبپاشی کے منصوبوں کے لئے ایک کروڑ پونڈ قرضے کی سہولت دینے کی درخواست کی ہے۔ ان کے علاوہ مغربی جرمنی سے بھی قرضے کے حصول کی بات چیت ہو رہی ہے۔

اناج کی درآمد کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے بتایا کہ مغربی پاکستان میں عمدہ فصل کے پیش نظر توقع ہے کہ اس سال اس صوبے کے لئے اناج درآمد کرنا نہیں پڑے گا۔ لیکن مشرقی پاکستان کے لئے ایک لاکھ ٹن چاول گندم اور آٹا درآمد کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ برما اور تھائی لینڈ سے بھی ایک لاکھ ٹن چاول منگانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں

لاہور میں محکمۂ آبکاری کے چھاپے

لاہور ۲۱ مئی۔ ضلع لاہور کے محکمہ آبکاری نے اتوار کو لاہور کے مختلف حصوں سے سات سو اونس ناجائز شراب ۵ تولے افیون اور تین تولے چرس برآمد کی۔ تمام ملزموں کا قانون آبکاری کے ماتحت چالان کر دیا گیا۔